خواتین کے لئے درس قرآن ڈاٹ کام کا آن لائن میگزین

PAYAM-E-HAYA

ای میگزین

# پیام حیاء

شمارہ نمبر
47

شعبان المعظم 1445ھ
FEBRUARY 2025

# شب براءت

## محبت کی اصل پہچان

| مضامین | صفحہ نمبر | مضامین | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|
| قرآن وحدیث | 3 | اور ساجدہ مرگئی (نورین کمال) | 22 |
| نعت (خالد محمود خالد) | 4 | ماں کی محبت (ام عمر) | 24 |
| ام المؤمنین حضرت ام زینب بنت جحشؓ (حضرت مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب | 5 | ماہ شعبان، استقبال رمضان (ناجیہ بیگم شعیب احمد) | 25 |
| شب براءت (فاطمہ سعید الرحمن) | 7 | بہترین کہاوتیں (ام صالحہ) | 27 |
| اقوال زریں (ام حسن) | 8 | محبت کی اصل پہچان (فاطمہ عبد المجید) | 28 |
| آمد رمضان (ابو محمد) | 9 | روشنی کی کرن (سیمار ضوان) | 29 |
| سیرت النبی ﷺ (زوجہ اقبال) | 10 | پکوان (سارہ خان) | 30 |
| بمباری کے ایک سال بعد بیٹا مل گیا (ضیا چترالی) | 11 | | |
| گھریلو ٹوٹکے (عزرا خالد) | 13 | | |
| تقدیر بدل جاتی ہے مضطر کی دعا سے (ام احمد) | 15 | | |
| شادی کی تیاری (نیر تاباں) | 17 | | |
| عشق حقیقی (فائمہ خان) | 19 | | |
| خواتین کے مسائل (دار الافتاء الاخلاص) | 21 | | |



Published at
www.Darsequran.com



پیام حیاء ٹیم

مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب
نائب مدیر: مفتی عبد الرحمن سعید
ایڈمن وایڈیٹر: فاطمہ سعید الرحمن
معاونات: سیمار ضوان۔ ناجیہ شعیب احمد۔ عذرا خالد

## کلامِ الٰہی

اے ایمان والو! فرض کیا گیا تم پر روزہ، جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر، تا کہ تم پرہیز گار ہو جاؤ، چند روز ہیں گنتی کے۔

(البقرۃ: ۱۸۳، ۱۸۴)

## کلامِ نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں، اور ایک روایت میں بجائے ابوابِ جنت کے ابوابِ رحمت کھول دیئے جانے کا ذکر ہے۔"

(متفق علیہ، بحوالہ مشکوٰۃ، کتاب الصوم، ص: ۱۷۳)

# نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے داماں شفاعت میں چھپائے رکھنا
میرے سرکار میری بات بنائے رکھنا

ان کے ہو جاؤ تو ہر چیز انہی سے مانگو
اپنے دامن پے نہ احسان پرائے رکھنا

ذرہء خاک کو خورشید بنانے والے
خاک ہوں میں مجھے قدموں سے لگائے رکھنا

ان کے آنے کی گھڑی ہے وہ ہیں آنے والے
میرے سرکار کی محفل کو سجائے رکھنا

آپ یاد آئیں تو پھر یاد نہ آئے کوئی
غیر کی یاد میرے دل سے بھلائے رکھنا

میں نے مانا کہ نکماہوں مگر آپ کا ہوں
اس نکمے کو بھی سرکار نبھائے رکھنا

جب سوا نیزے پے خورشیدِ قیامت آئے
اپنی زلفوں کے گناہگار پے سائے رکھنا

شائد اس راہ سے خالدؔ میرے آقا گزریں
اپنی پلکوں کو سر راہ بچھائے رکھنا

آپ کی یاد نے آباد کیا ہے مجھ کو
بندہ پرور میری ہستی کو بسائے رکھنا

خالد محمود خالد

# اُم المؤمنین زینب بنت جحش رض

مولانا محمد اسماعیل ریحان صاحب

یہ آنحضرت ﷺ کی پھوپھی کی بیٹی ہیں۔

حضور ﷺ کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے زید بن حارثہ رضی اللہ سے کرنا چاہتے تھے۔ چونکہ حضرت زیدؓ پر غلامی کی چھاپ لگ چکی تھی اس لئے حضرت زینبؓ کو یہ رشتہ پسند نہ تھا مگر حضور ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں اس وقت راضی ہو گئیں۔

تقریباً ایک سال تک وہ حضرت زیدؓ کے نکاح میں رہیں مگر طبیعتوں میں میل نہ ہوا مسلسل شکر رنجی رہنے لگی۔ آخر زید رضی اللہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں طلاق دینے کا ارادہ ظاہر کیا۔ حضور ﷺ نے سمجھا بجھا کر روک دیا لیکن زوجین میں کسی طرح موافقت نہ ہوئی اور زیدؓ نے آخر انہیں طلاق دے دی۔

چونکہ انہوں نے زیدؓ سے نکاح حضور ﷺ کے کہنے پر کیا تھا، اس لیے جب انہیں طلاق ہوئی تو حضور ﷺ نے بجاطور پر یہ سمجھا کہ ان کی جس قدر دل شکنی ہوئی ہے، اس کا ازالہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود ان سے نکاح کر لیا جائے۔ مگر رکاوٹ یہ تھی کہ اہل عرب منہ بولے بیٹے کو اصلی بیٹے کے برابر سمجھتے تھے۔ اس لئے خدشہ تھا کہ لوگ کہیں گے: بہو سے نکاح کر لیا۔ چونکہ یہ دور جاہلیت کی رسم تھی جس کا مٹانا پیغمبر ﷺ کا فرض منصبی بھی تھا اس لئے درج ذیل آیتیں نازل ہوئیں: سورہ احزاب کی ایت 37۔

یاد کیجئے جب آپ کہہ رہے تھے اس شخص کو جس پر انعام کیا تھا اللہ نے اور جس پر کہ انعام کیا تھا آپ نے بھی کہ روکے رکھو اپنے پاس اپنی بیوی کو اور اللہ سے ڈرو۔ اور آپ اپنے جی میں وہ بات چھپا رہے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور آپ لوگوں سے ڈر رہے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔ تو جب زید نے اس خاتون سے پوری کر لی اپنی غرض تو ہم نے اس کا نکاح کرادیا آپ کے ساتھ، تاکہ مومنوں پر کوئی تنگی نہ رہے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے حوالے سے اور جو اللہ کا فیصلہ ہے وہ اورا ہونے والا ہے۔

چونکہ زینب بنت جحشؓ سے نکاح کا حکم خود اللہ نے دیا تھا، اس لیے اس نکاح میں ان کی طرف سے کوئی سرپرست تھا اور نہ ہی الگ سے نکاح کی رسم انجام پائی تھی بلکہ اللہ کے ارشاد زوجنکھا "(ہم نے آپ کا نکاح کرادیا ان سے) کے ساتھ عقد نکاح ہو گیا۔ یہ واقعہ ۵ کا ہے۔ اس وقت ان کی عمر ۲۵ برس تھی۔

اس طرح لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ منہ بولا بیٹا اصلی اولاد کا حکم نہیں رکھتا، اس کی بیوی طلاق ہو جانے کے بعد حرام نہیں ہوتی، جن لوگوں نے اس شرعاً حلال تعلق کو حرام مان رکھا تھا وہ حقیقت جان گئے اور جاہلیت کی یہ رسم ٹوٹ گئی۔ اس قدیم رسم کا ٹوٹنا تب ہی ممکن تھا جب آنحضرت ﷺ خود ایسا کر کے دکھاتے، اس لیے یہ نکاح اُمت کے حق میں نہایت رحمت و برکت کا باعث بنا اور صدیوں کی ایک رسم بد سے انسانیت کو نجات ملی۔

اس نکاح کے بارے میں بعض نامناسب روایات بھی مشہور ہیں جو نہایت ضعیف ہیں، بعض مؤرخین اور مفسرین نے انہیں بلا تنقید نقل کر دیا ہے مگر محققین نے ان کی مدلل تردید کی ہے۔

حضرت زینب بنت جحشؓ میں کئی ایسی خوبیاں تھیں جو انہیں دیگر امہات المؤمنین سے ممتاز بناتی تھیں۔ وہ حضور ﷺ کی پھوپھی امیہ کی بیٹی تھیں، امہات المؤمنین میں سے کوئی اور اتنی قریبی رشتہ دار نہ تھی۔ ان کے نکاح کا حکم خود اللہ نے دیا تھا۔ ازواج مطہرات میں سے ہر ایک بارگاہ رسالت کے زیادہ سے زیادہ قرب کی امیدوار رہتی تھی مگر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بعد یہ دولت زینب بنت جحشؓ کو سب سے بڑھ کر نصیب تھی اس لیے حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی تھیں کہ وہ میری ہم پلہ تھیں۔

زینب بنت جحشؓ بہت نیک و صالح، روزہ دار اور صابرہ شاکرہ خاتون تھیں۔ راتوں کو بیدار رہ کر تہجد پڑھا کرتی تھیں۔ حضور ﷺ فرماتے تھے: "انھا أواھة (بلاشبہ یہ آہ و بکا کی دولت سے مالا مال ہیں۔)

فیاضی اور سخاوت میں سب سے بڑھ کر تھیں۔ خود اپنے ہاتھ کی محنت سے کماتیں اور اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتیں۔ حضور ﷺ نے ایک دن فرمایا "تم میں سے جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں وہ سب سے پہلے مجھ سے آملے گی۔ اُمھات المؤمنین حضور اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد ایک دوسرے کے ہاتھ ناپ کر دیکھا کرتی تھیں۔ حضرت سودہؓ قد و قامت میں طویل تھیں اس لیے انہی کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے۔ خیال تھا کہ ان کا انتقال سب سے پہلے ہو گا۔ زینب بنت جحشؓ کا قد نسبتاً کم تھا اس لیے ان کی طرف کسی کا دھیان نہ گیا۔ مگر آپ ﷺ کے بعد امہات المؤمنین میں سب سے پہلے انہی کا انتقال ہوا۔ یہ ۲۰ ہجری کا واقعہ ہے۔ تب سب کو معلوم ہوا کہ ارشاد نبوی میں ہاتھوں کی طوالت سے سخاوت مراد تھی اور اس صفت میں بلاشبہ زینب بنت جحشؓ سب پر فوقیت رکھتی تھیں۔ رضی اللہ تعالی عنھا وارضاھا

# شب براءت

فاطمہ سعید الرحمن

## عبادت ودعا کرنا

اکثر علماء، فقہاء اور محدثین کی رائے یہ ہے کہ شعبان کی پندرہویں رات فضیلت والی رات ہے، اس میں تنہا عبادت (نوافل، دعا وغیرہ) باعثِ خیر و برکت اور مستحب عمل ہے، اگر اس کو واجب سمجھا جائے، تو یہ بدعت بن جائے گا۔

## قبرستان جاکر دعائے مغفرت کرنا

آپ ﷺ پندرہ شعبان کی رات کو خلافِ معمول زندگی میں صرف ایک بار قبرستان تشریف لے گئے، ہر سال آپ ﷺ کا معمول نہ تھا، اس وجہ سے اس کو ہر سال لازم سمجھ کر کرنا دین میں اضافہ کرنا ہے، علماء نے لکھا ہے کہ صرف مرد حضرات کبھی کبھار جایا کریں۔

## پندرہویں شعبان کے روزے کا حکم

آپ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو، تو اس رات کو قیام (عبادت) میں گزارو، اور اس کے دن میں روزہ رکھو، اس لیے کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی تجلی آفتاب کے غروب ہونے کے وقت سے ہی آسمانِ دنیا پر ظاہر ہوتی ہے، پس فرماتا ہے: خبردار! کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اس کو بخش دوں؟ خبردار! کوئی رزق لینے والا ہے کہ اس کو رزق دوں؟ خبردار! کوئی مصیبت زدہ ہے کہ (وہ عافیت کی دعا مانگے، اور میں) اس کو چھڑادوں؟ خبردار! کوئی فلاں فلاں حاجت والا ہے؟ طلوعِ صبح صادق تک اللہ تعالیٰ یہی آواز دیتا رہتا ہے (رات بھر یہی رحمت کا دریا بہتا رہتا ہے)۔ (رواہ ابن ماجہ، وروح المعانی)

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مفتی محمد شفیعؒ، حضرت مفتی محمود گنگوہیؒ ودیگر علماء کی تصریحات کے مطابق اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے، رکھ لیا جائے تو ثواب ہے، اور نہ رکھیں تو گناہ نہیں۔

## شبِ براءت کی برکات سے محروم افراد

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”شعبان کی پندرہویں رات اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف رحمت کی نظر فرماتے ہیں، سوائے دو شخصوں کے باقی سب کی مغفرت فرماتے ہیں: ۱- کینہ پرور، ۲- دوسرے کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔“ (مسند احمد بن حنبل، ج:۲، ص:۱۷۶)

## شبِ براءت کی بدعات:

۱۔آتش بازی: آتش بازی مجوسیوں کی نقل ہے، اور آگ قہرِ الٰہی کا نشان ہے، اسی وجہ سے فقہاء نے لکھا ہے کہ قبرستان میں آگ لے جانا منع ہے اور آگ کے ساتھ کھیلنا یہ اہلِ اسلام کا کام نہیں، بہرحال حدیث پاک میں آتا ہے: ”جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا، وہ انہی میں سے ہوگا۔“

۲۔چراغاں کرنا: مسجدوں، بازاروں، گھروں اور خاص خاص مقامات کو سجایا جاتا ہے، قمقمے روشن کیے جاتے ہیں، لائٹ کا اضافہ کیا جاتا ہے، ضرورت سے زائد گھروں سے باہر دروازوں پر کئی کئی چراغ روشن کیے جاتے ہیں، اور بعض جگہ تو مکانوں کی چھتوں پر موم بتیاں جلائی جاتی ہیں، اور دیواروں پر قطار در قطار چراغ رکھ دیئے جاتے ہیں، یہ چراغاں اسلامی شعار نہیں، یہ سب بے جا اسراف اور فضول خرچی ہے۔

۳۔چھ رکعات کا اہتمام: بعض لوگ شبِ براءت کو بعد نمازِ مغرب بڑے اہتمام کے ساتھ چھ رکعتیں پڑھتے ہیں، پہلی دو رکعت درازیِ عمر کی نیت سے، دوسری دو رکعت دفعِ بلا کی نیت سے، اخیر کی دو رکعت کسی کا محتاج نہ ہونے کی نیت سے، اور ہر دو رکعت کے بعد سورۂ یاسین بھی پڑھی جاتی ہے، شریعتِ مطہرہ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں، البتہ اس رات میں جتنی چاہیں نفل نمازیں پڑھ سکتے ہیں، درازیِ عمر، وسعتِ رزق، اور آفات وبلیات سے حفاظت کی دعا وغیرہ کر سکتے ہیں، جیسا کہ عام دنوں میں کر سکتے ہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ)

ربِ لم یزل پروردگارِ عالم ہم سب کو شعبان کے برکات نصیب فرمائے، اور صحت وعافیت کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھنے اور دیگر عبادات کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العالمین!

# اقوال زریں

ام حسن

شیخ عبد المالک القاسم نے فرمایا: ''ریاکاری کی ایک لطیف شکل یہ ہے کہ انسان خود کو عوام کے سامنے تنقید کا نشانہ بنائے تاکہ عاجزی کا مظاہرہ کرے اور لوگ اس کی تعریف کریں۔''

حسن بصریؒ نے فرمایا: ''جو شخص عوام میں اپنے آپ پر تنقید کرتا ہے، در حقیقت وہ اپنی تعریف کر رہا ہوتا ہے، اور یہ ریاکاری کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔''

ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ''جس طرح اللہ تعالیٰ کا تقویٰ رزق کا سبب بنتا ہے، اسی طرح تقویٰ چھوڑنا فقر کا سبب بنتا ہے۔ ایسا کوئی رزق نہیں جو گناہوں کو چھوڑنے کے برابر ہو۔''

(کتاب: الداء والدواء)

# آمد رمضان المبارک

ابو محمد

رمضان المبارک اسلامی سال کا نواں مہینہ اور سب سے بابرکت مہینہ ہے۔ یہ مہینہ اللہ تعالی کی طرف سے مسلمانوں کے لیے رحمت، مغفرت اور جہنم سے نجات کا مہینہ قرار دیا گیا ہے۔ اس مہینے میں روزے فرض کیے گئے ہیں جو ایمان، تقویٰ اور صبر کی علامت ہیں۔

## روزے کی فضیلت

روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔" (البقرہ:183)

روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں بلکہ یہ روحانی تربیت کا ذریعہ بھی ہے، جو انسان کو برائیوں سے روکتا اور نیکیوں کی طرف مائل کرتا ہے۔

رحمت، مغفرت اور نجات

رمضان المبارک کو تین عشروں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1. پہلا عشرہ: رحمت کا
2. دوسرا عشرہ: مغفرت کا
3. تیسرا عشرہ: جہنم سے نجات کا

اس ماہ میں ایک ایسی رات بھی آتی ہے جسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے، جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

## عبادات اور نیکیاں

رمضان میں مسلمان زیادہ سے زیادہ عبادات کرتے ہیں، جن میں تلاوتِ قرآن، نوافل، دعا اور ذکرِ الٰہی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، نمازِ تراویح بھی خصوصی عبادت ہے، جو رمضان کی راتوں میں ادا کی جاتی ہے۔

## صدقہ و خیرات

رمضان سخاوت اور ہمدردی کا مہینہ بھی ہے۔ مسلمان اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ اور صدقات دیتے ہیں تاکہ ضرورت مندوں کی مدد کی جا سکے۔

## عیدالفطر کی خوشیاں

رمضان کے اختتام پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عیدالفطر کی خوشی رکھی ہے۔ یہ دن روزے داروں کے لیے اللہ کی طرف سے انعام ہے، جس میں مسلمان شکرانے کے طور پر صدقہ فطر ادا کرتے اور عید کی نماز پڑھتے ہیں۔

رمضان المبارک روحانی اور جسمانی تربیت کا مہینہ ہے، جو مسلمانوں کو تقویٰ، صبر اور اخلاص کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس مہینے کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

# سیرتِ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

قسط نمبر: 7

زوجہ محمد اقبال

ایک صحابی رسول سے کسی نے پوچھا کہ اپنے ایمان لانے کا قصہ سنائیں، صحابی بولے کہ بھئ آپ لوگ کہتے ہیں کہ بُت کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے لیکن میرے خدا نے مجھے بہت فائدہ پہنچایا، تمام صحابہ حیران تھے کہ بھلا بت کیسے فائدہ پہنچا سکتا ہے، انھوں نے پوچھا وہ کیسے؟ جواب میں ان صحابی نے اپنا قصہ سنایا کہ ایک دفعہ میں سفر پر گیا صحرا کا سفر تھا میں اپنے بت کو چھوڑ کر کسی کام سے باہر نکلا جب واپس آیا تو دیکھا صحرا میں ایک لومڑی ہے جو میرے بت پر پیشاب کر رہی ہے میں نے دل میں سوچا یہ بت کیسے خدا ہو سکتا ہے جس پر جانور آکر پیشاب کر دے؟ میں نے اس بت کو اسی وقت پھینک دیا اور میرے دل میں اسلام داخل ہو گیا۔

اس زمانے میں یہودی شام میں رہا کرتے تھے وہاں سے وہ مدینہ آئے اس وقت مدینہ کو یثرب کہا جاتا تھا یہ وہاں آکر آباد ہو گئے ان میں کئی قبائل تھے جن میں بنی قینقاع تھے، بنی نظیر تھے بنی قریزہ تھے، اسی طرح یمن سے کچھ لوگ نکلے، ربیع ابن نسب ان کا آدمی تھا اس نے خواب دیکھا کہ بعض احباش (احباش مطلب بہت گھٹیا قوم کے لوگ) وہ یمن پہ بادشاہ بن جائیں گے تو وہ ڈر کے مارے اپنے خاندان کو لے کر وہ بھی وہاں سے نکلا اور حیرا میں جا کر اس نے (عراق کے اندر ایک جگہ ہے) وہاں جا کر اس نے ڈیرا ڈالا اس کے بعد اس کا لڑکا پیدا ہوا جس کا نام صنعان ابن اسعد تھا جس کا لقب طُبّہ تھا یہ بہت بڑا بادشاہ بنا اس نے بہت جنگیں لڑیں اور یہ اسی ضمن میں مدینہ منورہ پہنچا پھر مدینہ منورہ سے آگے چلا گیا اور اس نے اپنے ایک بیٹے کو یثرب کے مقام پر چھوڑ دیا کہ تم یہاں رہو سنا ہے یہاں علماء رہتے ہیں یہ اہل کتاب لوگ ہیں ان سے کچھ استفادہ کرو، خدا کی قدرت کہ اس کے بیٹے کو مدینہ میں کسی آدمی نے قتل کر دیا وہ جب قتل ہوا تو پلٹ کر اس کے باپ طُبّہ نے چڑھائی کر دی اور جنگ لڑی خدا کی شان دیکھیں کہ یہ دنیا کی تاریخ میں نرالی جنگ تھی جس میں مدینہ والے سارا دن یمن کے بادشاہ سے لڑائی لڑتے اور شام ہوتی تو ان کے لیئے کھانا بھجواتے کہتے لڑائی اپنی جگہ ہے یہ یمن سے چل کر آئے ہیں مہمان ہیں کھانا تو دینا بنتا ہے ایک دن دو یہودی عالم طبہ کے پاس آئے اور کہا کہ بتاؤ تم چاہتے کیا ہو اس نے کہا انھوں نے میرے بیٹے کو قتل کرا ہے، انھوں نے کہا کہ تمھارا تو ایک بیٹا قتل ہوا ہے دیکھو تم نے کتنے قتل کر دیئے اس پر طُبّہ نے کہا کہ میں تو یثرب کا نام و نشان مٹا دوں گا دنیا سے، انھوں نے کہا یہ وہ جگہ نہیں جسے تم مٹا سکو یہاں ایک نبی پیدا ہوں گے عربی (محمد پاک ﷺ) یہ ان کی ہجرت کا مقام ہے اس کو تم نہیں مٹا سکتے اسکے مٹانے کا خیال چھوڑ دو تم خود مٹ جاؤ گے بقیہ صفحہ ۲۰ پر

# بمباری کے سال بعد بیٹا مل گیا

(ضیاء چترالی)

طارق ابو جبل جس اسکول میں اپنے بچوں کے ہمراہ پناہ گزیں تھا، اس پر دجال نے بمباری کر دی۔ درجنوں افراد شہید ہو گئے۔ جن میں طارق کی بیوی اور بچے بھی شامل تھے۔ طارق اس وقت اسکول میں موجود نہیں تھا۔ جب وہ واپس آیا تو کسی نے کہا کہ تمہارا سب سے چھوٹا بچہ زندہ تھا۔ جسے کسی نے اٹھایا تھا۔ اہلیہ اور بعض بچے کھو دینے والے طارق نے شہدا کی تدفین کے بعد اپنے لخت جگر محمد کی تلاش میں نکلا۔ اسے کسی نے بتایا کہ وہ شخص جنوب کی طرف گیا ہے۔ وہ جنوبی غزہ پہنچا۔ ایک ایک خیمے اور کیمپ کو چھان مارا۔ مگر بیٹا نہیں مل سکا۔ وہ مایوس ہو کر بیٹھ گیا۔ لیکن ایک سال بعد اسے اچانک لخت جگر مل گیا۔ یہ کیسے ہوا؟ آیئے جانتے ہیں۔

خیالی دکھنے والی اس اسٹوری کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ دسمبر 2023ء میں جبالیہ کے ایک اسکول میں واقع پناہ گزین کیمپ پر دجالی فوج نے بمباری کر دی۔ راسم نبہان اور ان کی بیوی فواکہ بھی اسی اسکول میں مقیم تھے۔ بمباری کے بعد قیامت کا منظر تھا۔ راسم جب وہاں پہنچا تو ہر طرف شہداء کی لاشیں اور اعضاء بکھرے پڑے تھے۔ انہی لاشوں میں ایک معصوم بچہ زندہ تھا۔ راسم نے بچے کو اٹھا کر دیکھا تو حیرت انگیز طور پر وہ صحیح سلامت تھا۔ تاہم وہ وہ چیخ کر رو رہا تھا اور اس کے ارد گرد ہر سو تباہی پھیلی ہوئی تھی۔ ہمدردی کے جذبے کے تحت راسم بچے کو بچا کر اپنے ٹھکانے پر لے آیا اور اپنی بیوی فواکہ کے حوالے کر دیا۔ پھر دونوں نے اس بچے کی ایسی دیکھ بھال کی، گویا کہ ان کا اپنا بیٹا ہو۔

راسم نبہان نے الجزیرۃ مباشر سے بات کرتے ہوئے کہا "میں خود بھی اُس اسکول میں پناہ گزین تھا، جہاں یہ قتل عام ہوا اور میں نے بچے محمد کی آواز سنی۔ جب میں نے اُسے دیکھا تو وہ شہداء کی لاشوں کے درمیان پڑا تھا اور مجھے خدشہ تھا کہ بچہ بھی بری طرح زخمی ہو گا، لیکن وہ سلامت تھا۔ چونکہ جن خاندانوں کو نشانہ بنایا گیا تھا، ان کے سارے بڑے شہید ہو گئے، اس بچے کو سنبھالنے والا کوئی زندہ نہیں بچا تھا، اس لیے میں اُسے اپنے ساتھ جنوبی غزہ لے آیا۔”

راسم نبہان نے بچے کی دیکھ بھال کرنے اور اس کی ضروریات پوری کرنے کا عہد کیا، حالانکہ جنوبی پٹی میں وہ خود مہاجر تھا اور اس کے پاس وسائل کی کمی، مہنگائی اور بنیادی ضروریات کا فقدان تھا، اس کے ساتھ وہ بچے کے لواحقین کو تلاش کرنے میں لگ گیا۔ لیکن ان کو تلاش کرنے کی کوششیں ناکام رہیں اور وقت کے ساتھ، وہ بچہ

نبھان کے خاندان کا حصہ بن گیا۔

اس واقعے کے دلچسپ موڑ کے بارے میں نبھان نے بتایا: "جب ہم جنوبی غزہ سے شمال کی طرف واپس آرہے تھے، تو میں روتا رہا تھا۔ اس دوران ایک صحافی خاتون میرے پاس آئی۔ وہ مجھ سے رونے کی وجہ پوچھنا چاہتی تھی۔ اتفاقاً، جب میں اپنی واپسی اور جنگ کے دوران پیش آنے والی مشکلات کے بارے میں بات کر رہا تھا، تو میں نے بچے کے بارے میں کہا: 'اس کا کیا قصور ہے کہ وہ اپنے خاندان کو کھو بیٹھا اور ہم نہیں جانتے کہ اس کے والدین کون ہیں اور کہاں ہیں؟ زندہ بھی ہیں کہ نہیں؟'"

یہ انٹرویو جب ٹی وی پر نشر ہوا تو اس بچے کے والد طارق ابو جبل کو اپنے لخت جگر کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ ابھی تک زندہ ہے۔ وہ پھر کسی طرح میرے پاس پہنچے اور میں بچہ ان کے حوالے کر دیا۔ یوں ایک سال کی جدائی کے بعد وہ اپنے بیٹے کو دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

راسم کی اہلیہ فواکہ نے ایک سال تک بچے کی دیکھ بھال کی، ان کا کہنا ہے کہ "جب میرے شوہر نے بچے کو لایا تو مجھے بہت حیرت ہوئی، لیکن میں نے اُسے اپنے بیٹے کی طرح سمجھا، یہاں تک کہ ہم اُس کے ساتھ اتنے عادی ہو گئے تھے، خاص طور پر کیونکہ وہ بچہ بہت پر سکون تھا۔" فواکہ نے الجزیرۃ کو بتایا کہ وہ بچے کے اپنے خاندان کے پاس واپس جانے پر بہت خوش ہیں، لیکن انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اب مجھے یاد آتا رہے گا، کیونکہ ایک سال کی گزرنے کے بعد وہ ہمارے خاندان کا ایک حصہ بن گیا تھا۔ محمد کے والد طارق ابو جبل نے کہا کہ وہ اسرائیلی حملے میں اپنی بیوی کو کھو بیٹھے، جبکہ ان کے دو بچے زخمی ہو گئے۔ وہ پچھلے کئی مہینوں سے اپنے بچے کا حال نہیں جان پائے تھے اور وہ مسلسل اس کی تلاش میں تھے۔ راسم نبھان جیسے نیک دل اور ہمدرد شخص نے اسے حفاظت رکھا۔ جس کا اجر حق تعالیٰ ہی انہیں دے سکتے ہیں۔

# گھریلو ٹوٹکے

عزرا خالد (کراچی)

ٹوٹکے عموماً روایتی علم، تجربات اور مشاہدات کی بنیاد پر وجود میں آتے ہیں۔ یہ نسل بعد النسل منتقل ہوتے رہتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل اور بہتر ہوتے رہتے ہیں کچھ گھریلو ٹوٹکوں کی افادیت سائنسی تحقیق کے ذریعے ثابت ہو چکی ہے۔ طبّی ماہرین اپنے مشاہدات کی روشنی میں بعض ٹوٹکوں کو صحت کے لیے مفید قرار دیتے ہیں۔

زکام اور کھانسی کے لیے:

کھانسی کے لیے شہد میں ہلدی پوڈر ڈال کر گرم کر کے مریض کو وقفہ وقفہ سے چٹانا بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔ نزلہ اور خاص طور سے کھانسی کے لیے وقفہ وقفہ سے گرم پانی کا استعمال بھی کھانسی میں آرام دیتا ہے۔ نزلہ میں ناک بند ہونا ہو جاتی اس کا آسان سا ٹوٹکہ ہے کہ گرم پانی میں نمک ڈال کر اس کی بھاپ ناک سے اندر کی طرف لے جائیں فوراً بند ناک کھل جائے گی۔ میتھی دانہ بھی ہمارے گھریلو ٹوٹکوں میں مختلف بیماریوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

سردیوں میں جوڑوں کے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے اس کے لیے ایک چائے کا چمچ میتھی دانہ خالص گھی میں بھون کر چبا کر کھا لیا جائے اور اوپر سے ایک گلاس دودھ پی لیں تو جوڑوں کے درد کو کافی آرام آ جاتا ہے اور اس بیماری سے نجات بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

رات بھر ایک گلاس پانی میں ایک چمچ میتھی دانہ بھگو کر صبح دودھ پلانے والی مائیں پی لیں تو دودھ کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

کچن میں کام کرتے ہوئے ہاتھ جل جائیں تو اس پر دہی یا ایلو ویرا جل لگا لیا جائے تو کافی سکون ملتا ہے۔

شہد، ہلدی پوڈر اور گھی کو مکس کر کے رکھ لیں اور جلی ہوئی جگہ پر لگانے سے آبلہ بھی نہیں پڑتا اور نہ ہی جلنے کا نشان جلد پر پڑتا ہے۔

کیل مہاسوں کے لیے: ٹماٹر کا گودا، شہد اور لیموں کا رس تینوں چیزوں کو ملا کر لگانے سے کیل مہاسوں سے نجات مل جاتی ہے۔

پودینے کی پتیوں کا پانی قہوے کی طرح پینے سے

سر درد دور ہو جاتا ہے۔

پودینہ کا قہوہ ان لوگوں کے لیے بھی مفید ہے جو نیند کی کمی کا شکار ہیں۔

بڑی الائچی:

اج کل مائیں آس وجہ سے پریشان رہتی ہیں کہ بچوں کی بھوک کم ہے یا بھوک نہیں لگتی توان بچوں کے کھانے میں بڑی الائچی کا استعمال کریں۔بچے کو جس چیز کا بھی جوس پسند ہو اس میں بڑی الائچی کا پاؤڈر ڈال کر مکس کر لیں۔بچے جوس بھی اسانی سے پی لیں گے اور ان کی بھوک بھی بحال ہو جائے گی۔

اسی طرح بڑی الائچی کا ایک اور ٹوٹکا ہے کہ جو بچے تازہ گائے، بھینس یا بکری کا دودھ پیتے ہیں، دودھ کو ابالتے وقت اس میں ذائقہ کے مطابق چینی اور بڑی الائچی یا اس کا پاؤڈر شامل کر دیں دودھ بھی خوش ذائقہ اور خوشبودار تو ہو جاتا ہے لیکن اس سے چھوٹے بچوں کے پیٹ میں گیس بھی نہیں بنتی اور ساتھ ہی بھوک کی کمی بھی دور ہوتی ہے اور بچے بھی خوش ماں بھی خوش۔

مکئی کے ریشمی بالوں کے ٹوٹکے:

مکئی کے بالوں کو اردو میں ریشمی بال اور انگریزی میں Corn silk کہتے ہیں۔مکئی کے ریشمی بالوں کا قہوہ پینے سے بہت سی بیماریوں کا علاج کیا جا سکتا ہے۔اس کا قہوہ پینے سے گردے کی پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکل اتی ہے۔مکئی کے بالوں کا قہوہ بلڈ پریشر کو کم کرنے میں بھی معاون ہے۔جب اپ تھکن کا شکار ہو تو مکئی کے سنہری بالوں کا قہوہ اپ کی تھکاوٹ کو دور کرتا ہے۔

قبض کا علاج:

قبض کی صورت میں ادویات کے استعمال کے بجائے چقندر کا استعمال کریں، کیوں کہ چقندر کا پانی وٹامنز سے بھرپور ہوتا ہے، جو قبض کو ختم کرتا ہے اور نظام ہاضمہ کو بہتر بناتا ہے۔

پیٹ اور کمر پر سے چربی کم کرنے کے ٹوٹکے:

صبح کے وقت لہسن کے ایک یا دو ٹکڑے استعمال کرنے سے خون کی روانی بہتر ہوتی ہے۔لہسن کھانے کے بعد اگر لیموں کا پانی بھی استعمال کر لیا جائے تو پیٹ کی چربی تیزی سے کم ہوتی ہے۔صبح نہار منہ نیم گرم پانی میں لیموں کا رس شامل کر لیں اس کے استعمال سے بڑھے ہوئے پیٹ کو کم کیا جا سکتا ہے۔

# تقدیر بدل جاتی ہے مضطر کی دعا سے

بنت احمد کراچی

بہت سے عنوانات ایسے ہیں کہ جن پر جب بھی لکھا جائے ان کی افادیت، اہمیت، انفرادیت ،جاذبیت اور حقیقت سے کبھی بھی انکار نہیں کیا جاسکتا اس میں بہت اہم اور خاص الخاص 'دعا' ہے اور دعا ایک قوت ہے، رابطہ ہے براہ راست خالق اور مخلوق کے درمیان جو پلک جھپکتے ہی ایک بے چین دل کے تار کو اللہ سے جوڑ دیتی ہے برسوں پہلے "علامہ اقبال رحمتہ اللہ 'اس کو یوں بیان کر گئے اور کوزے۔کو۔دریا میں بند کردیا۔

'دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے۔

ہم نے سوچا رحمتوں کی برسات ہونے والی ہے۔ابر رحمت چھانے والا ہے تو کوئی بھی محروم نہ رہے تو ایک ایسی عبادت کا ذکر کردیتے ہیں جس کے لئے نہ وضو کی قید، نہ مسجد کی نہ نماز کی نہ دن نہ رات نہ مصلی بچھانے۔کی نہ پاکی ناپاکی کی نہ کام کے دوران غرض کے ایک ایسی عبادت جو کہ "عبادت کا مغز" ہے جی ہاں! دعا ،دعا، صرف دعا۔

بتائیں اس بات سے کوئی انکار کرسکتا ہے یہ ایسی عبادت ہے جو ہر قسم کی قید سے آزاد ہے سوائے اس کے ایسی دعا نہ کی جائے اللہ کے قہر کو دعوت دینے والی ہو یا قطع تعلق وغیرہ سے متعلق (وہ ایک الگ عنوان ہے) ابھی تو صرف دعا کی اہمیت کو واضح کرنا ہے اور بحثیت مسلمان سب ہی تقریباً کم و بیش اس سے واقف ہی ہیں لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں جو بہت سارے لوگوں کو نہیں معلوم اب جیسے کہ دعا مانگنے تو سب ہی ہیں لیکن کتنے سادہ لوح مسلمان ہیں جو اسکو عبادت نہیں سمجھتے۔

پھر ہم دنیا کے لئے کوئی کام کریں تو اس کو عبادت نہیں سمجھ سکتے لیکن دعا میں اگر دنیاوی حاجات بھی مانگ رہے ہیں تو وہ عبادت ہے "سبحان اللہ" دیکھیں کوئ جاب مانگ رہا ہے، کوئی شادی کرنا چاہتا ہے کوئی اچھا گھر لینا چاہتا ہے اب بظاہر تو وہ دنیا مانگ رہا ہے مگر وہ بھی عبادت شمار ہورہی ہے اس پر اجر بھی مل رہا ہے دعا مانگنے کا کیونکہ وہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں مانگ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے ہی تو فرمایا" مفہوم "(مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کرتا ہوں)

اب خود ہی فرمائیں خود ہی دعاؤں کی توفیق دیں خود ہی قبول فرمائیں اور پھر اجر بھی خود ہی دیں کیا شان کریمی ہے۔

تو وہ داتا ہے جو بن مانگے ہی دے دیتا ہے
اور جب ہاتھ اٹھیں پھر ہے عطاء کا کیا کہنا

بلکہ نہ مانگنے والے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں کہ اس میں تکبر کی جھلک ہے ہم تو قدم، قدم پر محتاج

ہیں اللہ تعالیٰ نے دعا کی شکل۔ میں ہمیں ایسی عبادت کا تحفہ دیا ہے کہ کمزور سے کمزور بھی اس عبادت سے محروم نہیں رہ سکتا مثلاًرمضان المبارک کی طاق راتوں میں جاگنے کی ہمت نہیں،(ابھی پندرہ شعبان بھی آنے والی ہے) بیماری کی وجہ سے یا ویسے ہمت نہیں دل چھوٹا کرنے یا ہمت ہارنے کی ضرورت نہیں فرائض پورے کر لئے اب بستر پر لیٹے لیٹے ہی اللہ سے رابطہ باتیں ہو رہی ہیں۔

یہ ہے وہ ہتھیار اور چھپا ہوا تعلق جو آپ کو مجھے اس مقام تک لے جاتا ہے جسکا ہم۔ تصور بھی نہیں کر سکتے جب دعا کی شکل میں اللہ رب العزت سے رابطہ رہتا ہے اسکا الگ ہی مزہ ہے اور یہ ایسا نشہ ہے جس کو یہ لگ جائے وہ بن پیے ہی مدہوش رہتا ہے۔

اس حوالے سے تو جتنا لکھا۔ جائے کم ہے لکھنے والوں نے کیا کچھ نہ لکھا ہے میری کیا حیثیت اور اوقات مگر بس سوچا کہ لوگ لمبی، چوڑی عبادت کا ایسا ہوا بنا لیتے ہیں سر پر کہ کچھ کرنے کا سوچ کر ہی ہمت ہار دیتے ہیں یا کچھ لوگ بالکل ہی کچھ نہیں کر پاتے تو کم از کم اس مفت کی عبادت کا موقع تو ہاتھ سے نہ جانیں دیں۔

دیکھیں دعاؤں میں نہ کوئی پیسہ خرچ ہو رہا ہے نہ پابند ہو کر ایک جگہ پڑاؤ ڈالنا ہے رمضان المبارک تو ویسے بھی مانگنے کا اور منوانے کا مہینہ ہے روٹھے رب کو منانے کا، اپنے گناہوں پر اشک باری کا ویسے تو ہر وقت ہی بندوں کی طلب پر رحمت الٰہی متوجہ ہوتی ہے مگر رمضان میں خاص اور اس میں بھی افطار کے وقت اور سحری کے وقت تو شان رحمت کا کیا کہنا۔ اکثر خواتین کو یہ شکوہ ہوتا ہے کہ ہم کیا عبادت کریں ہمیں تو ہانڈی، چولہے سے ہی فرصت نہیں ملتی یہ بات کافی حد تک درست بھی ہے مگر زبان تو فارغ ہے وہ تو کام کے دوران بھی اللہ تعالیٰ سے دُعا و مناجات کر سکتی ہے اللہ تو ہر پل متوجہ ہے بس ہمیں اپنی توجہ کا مرکز بھی فرض عبادات کے ساتھ دعا پر رکھنا چاہیے۔

اس وقت تو امت مسلمہ کو بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی مختلف فتنہ بڑی تیزی سے سر اٹھا رہے ہیں اور خاص کر نوجوان نسل کو اپنے دین سے بدظن کر کے مرتد بنا رہے ہیں ایمان کے سودے ہو رہے ہیں تو ہاتھ جوڑ کر سب سے دعاؤں کے اہتمام کی درخواست ہے۔

ان آنے والے قیمتی لمحات کے لئے ابھی سے دعاؤں کا اہتمام شروع کر دیں حرمین شریفین، مسجد نبوی ﷺ، مسجد اقصیٰ ملک، قوم، مساجد، مدرسوں، سرحد اور امت مسلمہ کے اتحاد کے لئے اپنی اور اپنی نسلوں کے ایمان کی سلامتی اور بے حس، بے حیائی کے خاتمے کے لئے اور بھی دعائیں ہیں تو بس دعاؤں کے ساتھ اور عبادات کا بھی اہتمام کریں مگر کے دعا کا دامن مضبوطی سے تھام کے رکھیں ان شاء اللہ یہ ہی عبادت ذریعہ بن جائے گی۔

اور عبادات کے اہتمام کا اللہ تعالیٰ دلوں میں اتار کر عمل کی توفیق دیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

# شادی کی تیاری

نیر تاباں

عزیزِ من!

میں نے سوچ رکھا تھا کہ تمہاری شادی کے وقت کچھ لائف لیسنز میں تمہیں لکھ بھیجوں گی، اس امید اور دعا کے ساتھ کہ آنے والی زندگی میں یہ کسی نہ کسی طور تمہارے لئے مددگار ثابت ہوں۔ ابھی مناسب وقت ہے۔ آرام سے پڑھو، سمجھو۔

یہ کچھ چیزیں تو فوری کام والی ہیں۔ نکاح نامہ پہلے سے پڑھ لیا جائے۔ فیملیز آپس میں بات چیت کر کے پہلے سے پُر کر لیں۔ اسی طرح حق مہر پہلے سے ڈسکس ہو جانا بہتر ہے۔

دوسری بات یہ کہ جیسے تمہیں اچھا لگے گا کہ دلہن پاس ہو تو معطر لگے، کچھ خاص بس تمہارے لئے زیب تن کر رکھا ہو، ویسے ہی اسے بھی اچھا لگے گا کہ تم صاف ستھرے ہو، اچھا سا یونگ پرفیوم، اور ڈھنگ کے کپڑے۔ اورل ہائیجین کا بھی خیال رکھنا۔ طہارت کے مسائل بہت اہم ہیں۔ پہلے سے پڑھ کر، پوچھ کر، جان کر رکھیں دونوں ہی۔

اور یہ باتیں آنے والی ساری زندگی کے لئے!

رشتوں میں کمیونیکیشن بہت اہم ہے۔ جو بھی بات اچھی لگے، اسے کہو۔ نہ اچھی لگے تو بھی بتاؤ۔ دوسرا انسان ایک مکمل انسان ہے جو اپنے دل دماغ سے سوچتا ہے تو ممکن ہے کبھی کلیش آجائے۔ ایسے میں گفتگو کی جائے۔ کہا جائے، سنا بھی جائے۔ اگر مشترکہ فیصلہ نہ ہو پائے تو کبھی مانی جائے، کبھی منوالی جائے۔

گھر والوں سے ٹیوشن نہ آپ لیں، نہ دلہن۔ آپس کے معاملے آپس میں گرون۔اپس کی طرح سلجھائیں۔ شروع سے ہی یہ بات طے کر لیں کہ ان بن کی صورت میں کمرے سے باہر کسی کو کانوں کان پتہ نہ چلے گا، الا یہ کہ خدانخواستہ انتہائی نوعیت ہو۔

لڑکیوں کو تعریف کروانا اچھا لگتا ہے تو جینوئین تعریف کو عادت میں رکھنا۔

اور بچوں کے بعد اسے ہرگز نہ کہنا کہ "تم تو گھر پر ہوتی ہو۔ تمہارا کیا کام ہوتا ہے بھلا سارا دن۔" وہ بچہ پال رہی ہے جو اپنے اندر اچھا خاصا تھکا دینے والا کام ہے۔ بلکہ ذرا ہمت کر کے خود بھی کسی کام میں ہلکا پھلکا ہاتھ بٹا دیا کرنا۔ اسی بات سے یہ بھی یاد آیا کہ اس کا موازنہ کسی سے نہ کرنا۔ شکل و صورت میں، پہننے اوڑھنے میں، نہ سلیقے اور رکھ رکھاؤ یا بچے بڑے کرنے میں۔ اپنی پسند، ناپسند کا اظہار کھل کر کرو لیکن کسی سے بھی موازنہ کیے بغیر بات مکمل کرنا۔ ہمیشہ!

اور ایک بات میری غور سے سنو، اور ذہن میں رکھنا۔ کبھی کسی دوسری لڑکی کی تعریف اس کے سامنے نہ کرنا۔ ساری عمر! شوہر کو لگتا ہے کہ جو بھی لڑکی ان کی

زندگی میں اہم ہے چاہے بھانجی بھتیجی یا بہن یا جو بھی،اس کی خوب تعریف کریں تاکہ بیوی بھی اسے اتنا ہی پسند کرنے لگ جائے۔ ہوتا اس کے بالکل برعکس ہے۔ بیوی کو جہان بھر میں سب سے بری وہی عورت لگنے لگتی ہے۔ بلاوجہ ہی ایک مقابلے کی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ اسے کچھ سپیس دینا کہ وہ اپنی قریبی سہیلیوں سے میل جول باقی رکھے اور خود بھی یہ سپیس اپنے پاس رکھنا۔ یہ نہیں کہ ہر ویک اینڈ اسی طرح گزرے لیکن مہینے میں ایک دو بار ضرور اپنی من پسند محفلوں میں اکیلے جاؤ۔ یہ سپیس ضروری ہے،اس لئے اس پر گلٹ محسوس نہ کرو، بلکہ اسے بھی میل جول رکھنے پر اکساؤ تاکہ مسلسل ایک دوسرے کے سر پر سوار نہ رہا جائے۔ہاں،روز کا کچھ وقت ایسا ہو کہ آپ لوگ مکمل ایک دوسرے کے ساتھ موجود ہوں۔ نہ صرف شروع شادی میں، بلکہ ہمیشہ کے لئے ہی۔ سکرین سے کٹ کر آئے کانٹیکٹ، لمس، ایک دوسرے کی کمپنی انجوائے کریں۔ یہاں ضمنی ذکر پاسورڈ کا بھی ہے۔ اس پر آپ لوگ آپس میں بات کر سکتے ہیں۔ اگر آپ دونوں اس چیز میں ہم خیال ہیں کہ ایک دوسرے کا فون دیکھا جا سکتا ہے تو پھر احباب کو یہ بات پتہ ہو۔

مجھے لگتا ہے پائی پائی کا حساب دینے کی ضرورت ہے، نہ لینے کی۔ لیکن یہ آپ دونوں کی آپسی انڈرسٹینڈنگ پر ہے۔ بہر حال ایک حصہ شروع سے ہی سیونگ کا ضرور ہو، اور صدقات کا بھی۔ اگر وہ اپنا کماتی ہو تو بھی قوام آپ ہیں۔ وہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ اسے ضرور پاکٹ منی دو، سیزن بدلے تو کپڑے دلا دو۔ اور تحفے تحائف تو ہونے ہی چاہییں۔

اچھا شوہر بننے کے چکر میں اپنے امی ابو کو نہیں بھول جانا۔ تمہاری بیگم کو یہ بتانے والے خود تم ہو گے کہ امی ابو اہم ہیں۔ والدین کو اس سے چھپ چھپا کر کچھ بھی دینے کی ضرورت نہیں۔ اس کے علم میں ہو اور پورے شرحِ صدر سے کہ ہم آج جو بھی ہیں انہی والدین کی وجہ سے ہیں۔ بیوی کو بالکل اس بات پر اعتراض کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ آپ اپنے والدین کو سپیشل کیوں فیل کرواتے ہیں۔ اور ہاں، اچھا بیٹا بننے کے چکر میں اچھا شوہر بننا بھول نہ جانا۔۔ یہ لکھتے ہوئے مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ تم لوگوں کی زندگی آسان نہیں۔ ہر طرف کا خیال رکھنا ہے، اعتدال قائم رکھنا ہے۔ سنو، اس سب میں خود کو بھول نہ جانا۔ اور دعا کو تھامے رہنا۔

اللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا، وَأَبْصَارِنَا، وَقُلُوبِنَا، وَأَزْوَاجِنَا، وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِينَ بِهَا، قَابِلِيهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا۔

# عشقِ حقیقی

فائمہ خان

محبت جب اپنے آخری حد پر پہنچ جائے تو عشق شروع ہوتا ہے یعنی عشق محبت کی انتہاء کو کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں عشق یقین کے انتہائی مقام کی صورت میں کی جاتی ہے۔ اولیاء اور صوفیاء کے نزدیک عشق اس آگ کو کہتے ہیں جو پورے وجود کو اپنے لپیٹ میں لے کر دنیا ومافیہا سے بیگانہ کر دے۔

ایک صوفی عشق کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں،
"عشق اُس آگ کا نام ہے جو عاشقوں کے دل اور سینے میں جلتی رہتی ہے اور خدا کے سوا جو کچھ ہے اُسے جلا کر خاکستر کر دیتی ہے۔"

عشق کی دو صورتیں ہیں: عشق مجازی یعنی کسی انسان سے عشق اس کی طلب، اس کی خواہش دوسرے لفظوں میں کسی ایک بنی نوع انسان کے لیے اپنے آپ کو اس کی خواہشات کے مطابق ڈھال لینا یا وقف کر دینا عشق مجازی ہے۔

جبکہ عشق حقیقی یعنی حقیقت سے عشق اور حقیقت ہمیشہ ابدی ہوتی ہے۔ عشق حقیقی میں محبوب کے وجود سے ماوراء ہو کر اس کی ذات کا طالب بن جانا یعنی مکاں سے دور لامکاں کے تصور میں آجانا۔ اگر دیکھا جائے تو عشق مجازی سفر ہے عشق حقیقی کا یعنی عشق مجازی کے اس راستے پر آگے جا کر ہر خواہش ترک کر کے دنیاوی طلب سے دور آکر عشق حقیقی میں انسان قدم رکھتا ہے۔ یہ عشق ہی ہے جس نے فرہاد سے نہر کھدوائی، مجنون کو جنگلوں کی راہ دکھائی، اسی عشق کی بدولت کوئی صدیق اکبر کہلاتا ہے تو کوئی سیدنا بلال بنتا ہے۔ غرض ہر عشق کے مدارج مختلف ہیں۔ کوئی عشق مجازی میں ہی گھر کر رہ جاتا ہے۔ تو کوئی عشقِ مجازی سے حقیقی تک رسائی حاصل کر کے حقیقی اعزاز و شرف حاصل کرتا ہے۔ عشق حقیقی عقل و فکر سے ماوراء ھو کے گرد طواف کرتی تخلیق کائنات سے لے کر ارتقائے کائنات تک رموزِ فطرت کا آشنا اور کارزارِ حیات میں انسان کا رہنما و کارکشا ہے۔ عشق حقیقی ایک لافانی اور لامحدود جذبہ ہے جس کا تعلق روح سے ہوتا ہے وجود کی طلب سے کوسوں دور۔

عشق مستی و جنون ہے۔ عشق وفا اور قربانی ہے۔ عشق مقام فنا ہے۔ یعنی اپنی ہستی کو مٹا کر معشوق کی ہستی میں اس طرح فنا ہو جانا جہاں میں اور تو کا فرق بھی مٹ جائے۔ عشق خودی میں گم ہو کر دنیا سے بیگانہ ہونے کا نام ہے۔

ڈاکٹر سید عبداللہ "طیف اقبال" میں لکھتے ہیں۔
"اقبال کے نزدیک عشق اور خودی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ عشق پالینے مسخر کرنے کی صلاحیت اور آرزو رکھتا

ہے اور خودی کا خاصہ بھی یہی ہے کہ وہ غیر خودی کو مسخر کرنے یا پانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ عشق کا خاصہ ہے۔ کہ اس کا یقین اٹل اور محکم ہوتا ہے اور خودی بھی یقین محکم کے پہیوں پر چلتی ہے۔ عشق پریشانیوں، رنگارنگیوں اور بدنظمی میں ترتیبِ حیات کرتا ہے۔ خودی کا بھی یہ وصف ہے کہ تنظیم حیات کرتی ہے۔"

عشق وہ جذبہ جس میں عاشق انگاروں سے گزرتا ہے جو جلاتا نہیں بس میٹھا درد دیتی ہے۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہور حمۃ اللہ علیہ محک الفقر کلاں میں فرماتے ہیں:

"اے زاہد! تو مجھے آتشِ دوزخ سے کیوں ڈراتا ہے؟ میرے اندر تو عشقِ الٰہی کی وہ آگ بھری ہے کہ اگر میں اس کا ایک ذرہ دوزخ میں ڈال دوں تو دوزخ جل کر راکھ ہو جائے۔" عشق حقیقی میں دیدار کی طلب نہیں ہوتی وہ بصیرت سے پرے بصائر پر پروان چڑھتی ہے۔

حضرت شیخ علی ہجویری لکھتے ہیں "حضرت اویس قرنیؓ حضور نبی کریم (ﷺ) کے زمانے میں موجود تھے مگر ان کی حضور (ﷺ) سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ آپ کی والدہ ضعیفہ تھیں وہ ان کو چھوڑ کر نکل نہیں سکتے تھے اور دوسرے آپؒ کو حضور ﷺ سے غائبانہ اس درجہ عشق تھا کہ وہ ڈرتے تھے غلبہ شوق سے حضور ﷺ کے دیدار کی تاب بھی لا سکیں گے یا نہیں۔ جب انہوں نے سنا کہ غزوہ احد میں حضور ﷺ کے دانت مبارک شہید ہوئے ہیں تو آپؒ نے ایک ایک کر کے اپنے سارے دانت توڑ ڈالے کہ نہ جانے حضور ﷺ کا کون سا دانت مبارک شہید ہوا ہوگا۔" یہ ہے عشق حقیقی جو غائب رہ کر بھی حاضر رہتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۰ کا

ان کے سمجھانے پر لڑائی بند ہوگی طُبّہ نے کہا کہ تم دونوں علماء یہود میرے ساتھ چلو اور میرے ملک میں بھی کچھ دین پھیلاؤ ابھی راستے میں وہ سفر کر رہا تھا کہ بنو حزیر قبیلہ کے لوگ دوڑے ہوئے اسکے پاس آئے اور بولے کہ کیا تم چاہتے ہو کہ تم کو سونا چاندی جواہرات کے ڈھیر مل جائیں، اس پر طُبّہ نے کہا کون نہیں چاہتا، انھوں نے کہا کہ وہ سارا خزانہ کعبہ شریف کے اندر موجود ہیں آ کر لے لو، یہ بات ٹھیک بھی تھی کیونکہ جب کعبۃ اللہ بنایا گیا تھا تو اس کے درمیان کنویں جیسی شکل بھی تھی اس میں لوگ سونا چاندی زیورات ڈالا کرتے تھے طُبّہ نے فیصلہ کیا کہ کعبہ کو نعوذ باللہ گرا دے اور تمام خزانہ نکال کر یمن چلا جائے ابھی اس نے ارادہ کیا ہی تھا کہ ہر طرف سیاہ اندھیرا چھا گیا اپنا ہاتھ بھی نظر نہیں آتا تھا اس نے پھر علماء یہود کو بلایا کہ جلدی آؤ دیکھو یہ کیا ہو گیا۔ جاری ہے

# خواتین کے مسائل

## دارالافتاء الاخلاص

### تمام شرائط میں سب سے زیادہ پورا کرنے کی حق دار وہ شرطیں ہیں الخ حدیث کا مطلب (فتوی نمبر:22580)

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب شرطوں سے زیادہ پورا کرنے کی حقدار وہ شرطیں ہیں، جن سے تم نے شرمگاہوں کو اپنے لیے حلال ٹھہرایا ہے۔"بعض راویوں بے شرط لا لفظ مفرد بولا اور بعض نے شروط جمع کا لفظ استعمال کیا" (صحیح مسلم، حدیث نمبر:2272، باب الوفاء بالشروط فی النکاح)

مفتی صاحب! میری سمجھ کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ نکاح کی شرائط بہت اہم ہیں ان کو پورا کرنا چاہیے۔ کیا میری بات درست ہے؟

جواب: واضح رہے کہ مذکورہ حدیث میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن شرائط کو پورا کرنے کی بابت ارشاد فرمایا ہے، ان سے مراد وہ حقوق ہیں جن کو پورا کرنا ایک شوہر کی ذمہ داری ہوتی ہے، مثلاً: بیوی کا مہر، اس کے کھانے، پینے اور لباس کا خرچہ، اور اس کی رہائش کے لیے مکان وغیرہ کا انتظام کرنا، ان حقوق کو شرط کے ساتھ اس لیے تعبیر فرمایا ہے کہ شرط کی طرح ان کو پورا کرنا لازم ہوتا ہے۔(مستفاد: مظاہر حق، 306/3، ط: مکتبۃ العلم)

### کسی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرنے کا حکم (فتوی نمبر:5021)

سوال: مفتی صاحب! اگر رشتہ دار سے لڑائی کی وجہ سے ناراضگی ہو جانے پر کوئی شخص یہ کہے کہ آئندہ اس سے ہدیہ لینا مجھ پر حرام ہوگا، پھر دونوں میں صلح ہو جانے کے بعد اس رشتہ دار سے ہدیہ قبول کرنے کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: واضح رہے کہ کسی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرنا "قسم" کے حکم میں ہے، لہذا ان الفاظ "اب میں اس سے کبھی کوئی تحفہ نہیں لوں گا، اگر لیا تو مجھ پر حرام ہوگا" سے قسم منعقد ہوگئی، پھر بعد میں اگر اس سے کوئی تحفہ وصول کیا تو قسم ٹوٹ جائے گی، اور قسم توڑنے کا کفارہ لازم ہوگا۔ (الھندیۃ:2/52، ط: دارالفکر)

قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس مساکین کو صبح شام (دو وقت) پیٹ بھر کر کھانا کھلایا جائے یا دس مساکین میں سے ہر مسکین کو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت دیدی جائے، یا دس مسکینوں کو ایک ایک جوڑا کپڑوں کا دیدیا جائے، اور اگر قسم کھانے والا غریب ہے اور مذکورہ امور میں سے کسی پر اس کو استطاعت نہیں ہے تو پھر کفارہ قسم کی نیت سے مسلسل تین دن تک روزے رکھنے سے بھی قسم کا کفارہ ادا ہو جائے گا۔(القرآن الکریم: المائدۃ، الآیۃ:89)

بہنوں بھائیوں کے طعنے: "تو منحوس ہے پہلے تیرا رشتہ نہیں ہوتا تھا۔ شادی ہو گئی نہ خود کو چین نہ

نورین بنت کمال

آخری قسط

# اور ساجدہ مرگئی...

سچ پر مبنی تحریر

دوسروں کو"

ساجدہ دم بخود تھی جن بہنوں پر پیار نچھاور کیا جن بھائیوں کی پسند پر اپنی خواہشوں کا گلہ دبایا آج انہی سے اسے منحوس کے القاب مل رہے تھے۔ دن گزرتے گئے پہلا بیٹا پیدا ہوا تو ممتا کی محبت ابھر آئی۔ بچہ کمزور تھا لیکن ماں کی محبت نہیں. محبت پھر ہار گئی چار ماہ کا جگر گوشہ داغِ مفارقت دے گیا. ماں کی گود اجڑ گئی وہ سسرال چلی گئی لیکن ہمیشہ کے لئے بے اعتباری کا لیبل بھی ساتھ تھا دوسرا بیٹا پیدا ہوا۔ 40 کے بعد باپ کے گھر ملنے آئی تھی کہ دو طلاق کے کاغذ اس کے ہاتھوں میں منہ چڑا رہے تھے۔ بڑے بزرگوں کی طرف سے رجوع کروا دیا گیا: "شوہر کے گھر کو لازم پکڑنا"

ساجدہ نے سر جھکا دیا۔

دو ماہ میں ساجدہ شوہر سے پٹ کر پھر بے گھر سڑک پر تھی چھ ماہ کا چاند گود میں قدم اٹھایا تھا کہ "شوہر کے گھر کو لازم پکڑنا"

اٹھا ہوا قدم پیچھے گردن گھمائی تھی کہ "بے اعتباری میرے گھر سے دفع ہو جا" گردن نامراد اشک بار پلٹ گئی۔

ننگے پاؤں ننگے سر پتھروں کانٹوں کے راستے. "کہاں جاؤں اب؟"

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ "نانکا... فیصل آباد... ماموؤں کا گھر..."

روشنی کی ایک کرن اسے فیصل آباد پھینک گئی.

لیکن حرماں نصیبی نے پیچھا نہ چھوڑا. ایک ماموں کے گھر سے دوسرے ماموں کے گھر ایک خالہ کا گھر بند دوسرے کے در پر.. گھر بے گھر دربدر.. کہیں شنوائی نہیں۔ قسمت پھر شوہر کے قدموں میں لے گئی۔ دن پھر گزرتے گئے دنوں کا کام ہی کیا ہے؟ گزرنا... کسی کے لئے نہیں رکتے۔ ان کی ایک خوبی ہے یہ غیر جانبدار ہوتے ہیں وفا کسی سے نہیں کرتے۔ خود کو ہی ان سے وفا کرنا پڑتی ہے۔ یہی دن خوشی کے ہوں تو مبارک ہوتے ہیں۔ غم کے ہوں تو منحوس گردانے جاتے ہیں۔ لیکن رہتے دن ہی ہیں. اپنے کام میں لگے ہوئے اپنے آپ سے ہی وفادار۔

ایک بار پھر گود ہری ہوئی ایک اور چاند سا بیٹا گود میں آگیا۔ شوہر کی لاپرواہی بڑھتی گئی۔ شادی خانہ بربادی کو ساتواں سال تھا عبدالرؤف ساجدہ کو چھوڑ کر کراچی پرواز کر گیا۔ ساجدہ دو پھولوں کے ساتھ ایک بار پھر باپ کے در پر...

"او منحوس! کبھی تو سکون کی زندگی گزارنے دے۔ تو ہماری اولاد ہے تو وہ ہمارے گھر پرائی اولاد کو وہیں چھوڑ کر آ جہاں سے لے کر آئی ہے تاکہ ان کو بھی احساس ہو کہ کیسے پالی جاتی ہے اولاد"

ساجدہ کا دل مٹھی میں آگیا "اباجی میرے بچے... میرے جگر کے ٹکڑے..."

ساجدہ کا سر باپ کے گھٹنوں پر تھا۔ آنکھوں میں آنسوؤں کی برسات اسے سسرال کے در پر لے آئی "جہاں تیرا شوہر ہے وہیں تو بھی دفع ہو جا۔ دکھی کر کے رکھ دیا ہے منحوس نے پورے خاندان کو.. کلموہی!

میرا اکلوتا بیٹا بھی اسی کے دکھ سے جدا ہوا ماں سے" یہ گرم لاوہ ساجدہ کی ساس اس پر انڈیل رہی تھی۔ 24 سالہ معصوم ساجدہ جگر پاروں کے ساتھ کراچی کے سٹیشن پر تھی۔ کسی نہ کسی طرح ڈھونڈتی پوچھتی شوہر کے فلیٹ پر پہنچ گئی۔ "تو تو کہتا تھا کہ کنوارہ ہے۔ پھر یہ خوبصورت چڑیل اور بچے..؟"

اسکی دوسری بیوی اور سالوں نے ذلیل کر کے عبدالرؤف کو گھر سے نکال دیا۔ عبدالرؤف نے قہر آلود نظر ساجدہ پر ڈالی "جن پاؤں سے چل کر میرے پاس آئی ہے میں ان کو جلا دوں گا۔"

اس نے یہ الفاظ نہایت دھیمے لفظوں میں کہے تھے۔ ساجدہ نے سنا لیکن توجہ نہ دے سکی۔ وہ خاموشی سے ساجدہ اور بچوں کو لیکر آبائی گاؤں پہنچ چکا تھا۔ ساجدہ کی سانسیں گنی جا چکی تھیں۔ ساجدہ بے خبر تھی۔

6 سال بعد شوہر کی محبت بر بطاطن موت کو دیکھ کر نہال ہو رہی تھی۔ "جن پاؤں پر چل کر میرے پاس آئی ہے میں ان کو جلا دوں گا."

کراچی سٹیشن پر عبدالرؤف کے کہے الفاظ بھول چکی تھی۔ عبدالرؤف نے پیار کے دھوکے سے کوئی نشہ آور چیز ساجدہ کو کھلائی تھی. ساجدہ نشے میں تھی دو معصوم ایک طرف کھڑے تھے ساجدہ کے بالائی جسم پر بھیڑیے نے کھیس گیلا کر کے باندھ دیا کہ مجرم تو ٹانگیں تھیں۔ ٹانگوں پر پٹرول چھڑک دیا اور پھر....

ساجدہ جل رہی تھی جسم تڑپ رہا تھا۔ نشہ چیخنے نہیں دے رہا تھا۔ جنونی فرعون کی انا کو تسکین مل رہی تھی۔

ساجدہ کا خاندان دو سال پہلے فیصل آباد شفٹ ہو گیا تھا. دادی دادا دو چچا دو پھوپھیاں گاؤں میں تھیں۔ ساجدہ کو بڑے چچا کے گھر پہنچا دیا گیا کہ بہاول نگر سے فیصل آباد لے جانے کی حالت نہ تھی۔ نشہ اترا تو ساجدہ کی چیخوں سے پورا گاؤں لرز اٹھا۔ ہسپتال والوں نے جواب دے دیا تھا۔ گھر پر ہی دوا دارو کی جاتی تھی. بچوں سے جدائی ہو گئی تھی عبدالرؤف

نے رکھ لئے تھے۔

ساجدہ اس دن کی طرح تہی داماں تھی جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔درد سے چیخ چیخ کر بے ہوش ہو جاتی۔
ہوش آتا تو پہلا لفظ "میرے بچے..."" "میں نے تو ابھی ابا جی کا گھر بھی نہیں دیکھا"
"پھوپھو جی مجھے ابا جی کے گھر لے جاؤ فیصل آباد.." "" ابا جی مجھے آپ سے بہت محبت ہے اماں جی کہاں ہو آپ؟ آجاؤ"
"میرے بچے بھوکے ہونگے"

"روفی میں کسی کے ساتھ کراچی نہیں گئی تھی میرا اعتبار کرو۔" دلدوز چیخیں ساجدہ کی بات ادھوری چھوڑ دیتیں۔
ایک ماہ الٹی لیٹی کہ ساجدہ کی ٹانگوں کا گوشت کباب بن گیا تھا۔کروٹ بدلائی جاتی تو گوشت کے ٹکڑے بستر سے چپک جاتے۔تکلیف سے بے ہوش ہو جاتی۔نہ رؤف آیا نہ بچے نہ باپ پہنچا نہ ماں کا دیدار.. ساجدہ کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ ابدیت کی طرف سفر شروع ہو گیا۔

"اللہ میاں! مجھ کو دوبارہ تو نہیں آگ میں جلائے گا نا... میں تو تیری دنیا کی آگ میں ہی کباب بنادی گئی ہوں۔ مجھ کو دوبارہ تو نہیں جلائے گا نا؟"

یہ ساجدہ کے آخری الفاظ تھے۔آنکھیں آسمان پر تھیں اور کباب جسم آخری آرام گاہ جانے کے لئے تیار تھا۔

## ماں کی محبت!!!

انتخاب (ام عمر)

ابا جی مجھے مارتے تھے تو امی بچا لیتی تھیں۔ایک دن میں نے سوچا کہ اگر امی پٹائی کریں گی تو ابا جی کیا کریں گے اور یہ دیکھنے کے لئے کہ کیا ہوتا ہے میں نے امی کا کہنا نہ مانا۔انہوں نے کہا بازار سے دہی لا دو، میں نہ لایا، انہوں نے سالن کم دیا، میں نے زیادہ پر اصرار کیا، انہوں نے کہا پیڑھی پر بیٹھ کر روٹی کھاؤ، میں نے زمین پر دری بچائی اور اس پر بیٹھ گیا، کپڑے میلے کر لئے، میرا لہجہ بھی گستاخانہ تھا۔مجھے پوری توقع تھی کہ امی ضرور ماریں گی مگر انہوں نے کیا یہ کہ مجھے سینے سے لگا کر کہا "کیوں دلور (دلاور) پتر! میں صدقے، بیمار تو نہیں ہے تو؟"اس وقت میرے آنسو تھے کہ رکتے ہی نہیں تھے (میرزا ادیب)

# ماہِ شعبان، استقبالِ رمضان

سیدہ ناجیہ شعیب احمد

شعبان کا مہینہ آتے ہی دلوں میں رمضان المبارک کی اہمیت وفضیلت کا احساس بیدار ہوتا ہے۔اس ماہ کی فضیلت و برکت مؤمنوں کے قلوب کو تازگی بخشتی ہے، جس سے ایمان کو قوت ملتی ہے جو حلاوتِ ایمانی کی دلیل ہے۔پیارے نبی ﷺ کو اس ماہ سے بے حد لگاؤ تھا۔آپ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ شعبان کے مہینے میں بکثرت روزہ رکھا کرتے تھے۔ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی جی ﷺ رمضان ہی میں پورے ماہ کے روزے رکھتے تھے اور ماہ شعبان میں زیادہ تر روزے رکھتے تھے۔(متفق علیہ)

اس مہینے کو رمضان کی تیاری کا مہینہ بھی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ شیخ ابو بکر البلخیؒ کہتے ہیں: "ماہ رجب کاشتکاری کا مہینہ ہے، ماہ شعبان اس کی سیرابی کا مہینہ ہے اور شہر رمضان کھیت کٹائی کا مہینہ ہے۔"

اسی طرح ماہ رجب کو ہوا، شعبان کو غیم اور رمضان کو بارش سے تعبیر کرتے ہیں۔جس نے اعمال کی کھیتی کے موسم بہار میں کاشتکاری نہیں کی اور ماہ رجب میں اس کا پودا نہیں لگایا اور شعبان میں اسے سیراب نہیں کیا تو وہ ماہ رمضان میں اعمال کی کھیتی کی کٹائی کیسے کر سکتا ہے؟ اگر ماہ رجب گزر گیا ہے تو کم از کم شعبان کے مہینے سے اس کی کوشش کی جائے۔یہی ہمارے نبی ﷺ کا طریقہ رہا ہے کہ اگر گزشتہ رمضان کے روزے رہ گئے ہوں تو فوراً اس کی قضا شعبان کے مہینے میں کر لینی چاہیے۔

ماہ شعبان مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت کا مہینہ ہے۔احادیثِ مبارکہ اور روایات میں اس کا مقام بہت بلند اور عظیم فضیلت ہے۔

شعبان "شعب" سے مشتق ہے جس کے معنیٰ ہیں گھاٹی وغیرہ۔کیونکہ اس ماہِ مبارک میں خیر و برکت کا عمومی نزول ہوتا ہے اس لیے اسے شعبان کہا جاتا ہے۔جس طرح گھاٹی پہاڑ کا راستہ ہوتا ہے اسی طرح یہ مقدس مہینہ خیر و برکت کی راہ ہوتی ہے۔

"ماثبت بالسنہ" میں شیخ محقق شاہ عبدالحق محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ رب العزت کا مہینہ ہے۔

حضور اقدس ﷺ کا محبوب مہینہ شعبان المعظم عظمت و برکات والا ہے ہم اس کو شعبان المعظم اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو بڑی برکت والی ہے جسے "شب برآت" کہا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے:
ترجمہ: "اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔"
(پارہ25/رکوع/15)

المختصر یہ کہ اس مبارک رات کا ہر لمحہ اپنے اندر کروڑوں انوار و برکات رکھتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ اگر ماہ

شعبان المعظم کی اہمیت اور فضیلت کی اور کوئی وجہ نہ ہوتی تو صرف یہ رات ہی اس کے فضائل اور خوبیوں کے لیے کافی تھی۔ یہ رات مسلمانوں کے لیے اللہ رب العزت نے ایک انعام کے طور پر عطا فرمائی ہے۔ پہلے کسی قوم کو یہ رات نصیب نہیں ہوئی۔ پوری امتِ محمدی ﷺ قیامت تک شکریہ کے طور پر سجدہ ریز ہو تب بھی اللہ رب العزت کے اس احسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ مگر بعض جگہ نادان لوگ اس مقدس رات میں عبادت و ریاضت تسبیح و تہلیل میں مشغول ہونے کے بجائے غیر اسلامی حرکتوں میں مصروف نظر آتے ہیں۔

افسوس! مبارک راتوں کو ہمارے مسلمان بہن بھائی خواب غفلت میں گزار دیتے ہیں۔ کچھ وہ ہیں جوان راتوں کو تاش، سنیما، تھیٹر وغیرہ تماشوں میں بسر کرتے ہیں۔ اور ذرا نہیں شرماتے اور ان سے بڑھ کر گناہ پر جرات کرنے والے وہ لوگ ہیں جو مبارک راتوں کو خود اپنے ہاتھوں اپنی دولت میں آگ لگاتے اور گھر پھونک کر تماشہ دیکھتے ہیں۔ آتشبازی کے نام پر لاکھوں روپیہ آگ کی نذر ہو جاتا ہے۔ کہیں بدن جھلستے ہیں۔ کہیں جانیں جاتی ہیں۔ غرض یہ کہ آتشبازی جس طرح شب برات، شادی بیاہ یا خوشی کے دیگر موقعوں میں رائج ہے، بے شک حرام ہے کہ اس میں مال کا ضائع کرنا ہے۔ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی فرمایا گیا ہے۔

مگر واہ رے شومئی قسمت!

ملائکہ اللہ رحمان و رحیم کی جانب سے تو ہمیں اس کی رحمت کی طرف بلا رہے ہیں مگر ہم ہیں کہ خوابِ غفلت میں شب و روز گزار دیتے ہیں۔ ہمیں اپنا وقت ذکر و اذکار، یادِ نبی ﷺ، حکمِ نبی ﷺ، اطاعتِ نبی ﷺ میں گزارنا چاہئے امر بالمعروف والنھی عن المنکر کا پاس و لحاظ رکھنا چاہیے مگر واہ رے مسلمان! ہم تو شیطان کے دام و فریب کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں ہمارے ایسے ایام و لیال بھی خواب غفلت، تاش، سنیما، ناچ گانے، آتشبازی، چغل خوری، لوٹ کھسوٹ کی نظر ہو کر رہ جاتی ہے۔

الغرض جھولیاں بھر دی جائیں گی۔ تم دامن پھیلا کر تو دیکھو۔

ماہِ شعبان استقبالِ رمضان کی تیاریوں کا پیش خیمہ ہے۔ شعبان سے ہی رمضان کی تیاریاں شروع کر لینی چاہئیں جیسا کہ نبی ﷺ کا معمول تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے معمولات سے امتِ مسلمہ کو یہ درس دیا ہے کہ کمربستہ ہو کر رمضان کی تیاری شعبان ہی سے شروع کر دینی چاہیے۔ ماہ شعبان چونکہ طہارت کا مہینہ ہے، اس لئے اہل ایمان کو اس ماہ فضیلت میں خاص اہتمام سے گناہوں سے توبہ کر لینی چاہیے تاکہ ان کے ظاہر و باطن کا خوب تزکیہ ہو اور وہ ماہِ رمضان کا استقبال بہتر کیفیات کے ساتھ کر سکیں۔ ان مبارک ایام میں اپنے لئے، پوری اُمتِ محمدیہ کے لئے جملہ خیرات کی دعا کریں اور دیگر راہِ ہدایت سے بھٹکی انسانیت کے لئے بھی اللہ وحدہٗ لاشریک لہ سے ہدایتِ کاملہ طلب کریں۔

(گزشتہ سے وابستہ)

# بہترین کہاوتیں

ام صالحہ

(16):"پانچ سال تک اپنے بچے کو شہزادہ بناؤ، دس سال تک غلام کی طرح اور اس کے بعد دوست بن جاؤ"(ہندی کہاوت)

(17):"انسان ہونا آسان ہے، مگر مرد بننا مشکل ہے"(روسی کہاوت)

(18): "میرے خاندان نے مجھے بولنا سکھایا، اور لوگوں نے مجھے خاموش رہنا سکھایا" (چیکوسلوواک کہاوت)

(19):"جو لوگوں کو علم کی نظر سے دیکھتا ہے ان سے نفرت کرتا ہے؛ اور جو انہیں حقیقت کی نظر سے دیکھتا ہے انہیں معاف کرتا ہے"(اطالوی کہاوت)

(20):"غصہ ایک تیز ہوا ہے جو عقل کے چراغ کو بجھا دیتا ہے"(امریکی کہاوت)

(21):"جو لوگ دیتے ہیں انہیں اپنے دیئے کی بات نہیں کرنی چاہیے، جبکہ جو لوگ لیتے ہیں انہیں اس کا ذکر کرنا چاہیے"(پرتگالی کہاوت)

(22):"بڑا درخت زیادہ سایہ دیتا ہے مگر کم پھل دیتا ہے"(اطالوی کہاوت)

(23):"اپنی فکر کو پھٹی ہوئی جیب میں ڈال دو"(چینی کہاوت)

(24):"زیادہ کھا لینا بھوک سے زیادہ نقصان دہ ہے"(جرمن کہاوت)

(25):"ہر دن بوئے، ہر دن کھاؤ"(مصری کہاوت)

(26):"اے انسان، موت کو نہ بھولو کیونکہ یہ تمہیں نہیں بھولے گی"(ترکی کہاوت)

(27):"انتقام کی لذت ایک لمحے کی ہے، مگر معافی کا سکون ہمیشہ کے لئے رہتا ہے"(اسپین کہاوت)

(28):"محبت اور خوشبو کو چھپایا نہیں جا سکتا"(چینی کہاوت)

(29):"جس کی جیب خالی ہو، اسے اپنی زبان کو میٹھا بنانا چاہیے"(ملائیشیائی کہاوت)

(30):"پانی کے چھوٹے قطرے بھی ندی بنا سکتے ہیں"(جاپانی کہاوت)

(31):"اللہ پرندوں کو رزق دیتا ہے مگر انہیں اسے پانے کے لیے پرواز کرنا پڑتا ہے"(ہالینڈ کہاوت)

جاری ہے۔۔۔

# محبت کی اصل پہچان

فاطمہ عبدالمجید

میمونہ اور رقیہ یونیورسٹی کی بہترین دوست تھیں۔ ویلنٹائن ڈے قریب تھا، اور کیمپس میں ہر طرف اس دن کی تیاریوں کا شور تھا۔ سرخ غبارے، چاکلیٹس، تحفے اور محبت کے جھوٹے وعدے ہر طرف بکھرے نظر آرہے تھے۔

رقیہ نے حیرت سے میمونہ کو دیکھا، جو ہمیشہ کی طرح پر سکون بیٹھی تھی، کتابوں میں مگن۔

رقیہ: "میمونہ! سب لڑکیاں اور لڑکے ویلنٹائن ڈے کے لیے تحفے خرید رہے ہیں، پارٹیز کی پلاننگ ہو رہی ہے، اور تمہیں کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا؟"

میمونہ: (مسکرا کر) "فرق کیوں پڑے؟ محبت اتنی عام چیز تو نہیں کہ اسے ایک دن میں محدود کر دیا جائے۔"

رقیہ: "لیکن محبت کا اظہار تو ضروری ہوتا ہے، کیا برا ہے اگر کوئی کسی کو پھول دے یا تحفہ بھیجے؟"

میمونہ: "محبت اظہار مانگتی ہے، مگر عزت اور حیا کے دائرے میں۔ اصل محبت وہی ہے جو والدین، بہن بھائی اور اللہ کے لیے ہو۔ اور اگر کسی مرد کے لیے محبت ہو بھی، تو اس کا سب سے پاکیزہ طریقہ نکاح ہے، نہ کہ راہ چلتے تعلقات یا عارضی جذبات۔"

رقیہ خاموش ہو گئی، جیسے کوئی نئی سوچ نے اس کے دل پر دستک دی ہو۔ کچھ لمحے بعد بولی:

رقیہ: "تمہاری بات میں وزن ہے، میمونہ! واقعی، آج کل محبت کو ایک رسم بنا دیا گیا ہے، مگر اصل محبت تو وہی ہے جو عزت اور حیا میں لپٹی ہو۔"

میمونہ نے مسکرا کر کہا:

میمونہ: "بالکل! جو محبت نکاح کے بندھن میں نہ ہو، وہ عموماً وقتی اور دھوکہ ہوتی ہے۔ حیا ہی وہ روشنی ہے جو محبت کو پاکیزگی عطا کرتی ہے۔"

یہ سنتے ہی رقیہ نے گلاب کا وہ پھول، جو کسی نے اسے تحفے میں دیا تھا، ایک طرف رکھا اور دل میں عہد کیا کہ وہ اپنی محبت کو ہمیشہ حیا اور پاکیزگی کے دائرے میں رکھے گی۔

"حیا وہ خوشبو ہے جو محبت کو بکھرنے سے بچاتی ہے۔"

# روشنی کی کرن

سیمار ضوان

ماہین ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئی تھی جہاں لڑکیوں کی تعلیم کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی تھی۔ اس کے والدین اسے گھر کے کاموں میں لگانا چاہتے تھے، لیکن ماہین کے خواب بڑے تھے۔ اسے کتابیں پڑھنے کا شوق تھا، مگر اس کے والدین کا ماننا تھا کہ لڑکیوں کو زیادہ تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جب ماہین نے آٹھویں جماعت پاس کی، تو اس کے والدین نے فیصلہ کیا کہ اب اسے پڑھائی چھوڑ کر گھر کے کاموں پر توجہ دینی چاہیے۔ لیکن ماہین کی استاد، مسز فرح، نے اس کی ہمت بندھائی اور کہا، "اگر تم نے ہمت نہ ہاری تو کوئی بھی تمہیں کامیاب ہونے سے نہیں روک سکتا"۔

ماہین نے اپنی والدہ سے بات کی اور انہیں قائل کرنے کی کوشش کی کہ تعلیم ہی اس کی زندگی بدل سکتی ہے۔ والدہ نے ابتدا میں انکار کیا، مگر جب انہوں نے اپنی بیٹی کی آنکھوں میں خوابوں کی چمک دیکھی، تو وہ نرم پڑ گئیں۔ انہوں نے شوہر سے بات کی اور بہت مشکل کے بعد انہیں راضی کر لیا۔

ماہین نے مزید تعلیم حاصل کی اور دن رات محنت کر کے اسکالرشپ حاصل کر لی۔ اس نے شہر جا کر یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور اپنی تعلیم مکمل کی۔ کئی سال کی محنت کے بعد وہ ایک کامیاب ڈاکٹر بن گئی۔ جب وہ اپنے گاؤں واپس آئی، تو وہی لوگ جو کبھی اس کی تعلیم کے مخالف تھے، اب اس پر فخر کر رہے تھے۔

ماہین نے اپنے گاؤں میں ایک اسکول کھولا تاکہ وہاں کی لڑکیاں بھی تعلیم حاصل کر سکیں۔ وہ جانتی تھی کہ اگر ایک عورت تعلیم یافتہ ہو جائے تو پورا خاندان، بلکہ پوری نسل بدل سکتی ہے۔ اس کی محنت اور حوصلے نے یہ ثابت کر دیا کہ اگر کوئی اپنے خوابوں پر یقین رکھے اور ہمت نہ ہارے، تو دنیا کی کوئی طاقت اسے کامیابی سے نہیں روک سکتی۔

عورت کی تعلیم صرف اس کی اپنی ترقی کا ذریعہ نہیں بلکہ پوری قوم کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔ ہمت، حوصلہ اور استقامت سے ہر مشکل کا سامنا کیا جا سکتا ہے۔

# پکوان

سارہ خان

رمضان میں افطار کے موقع پر چکن اسپرنگ رول کھانے کا مزہ ہی الگ ہوتا ہے۔ یہ کرنچی اور مزیدار رول بنانا بہت آسان ہے۔ آیئے جانتے ہیں اس کی ترکیب۔

اجزاء:

چکن بھرنے کے لیے:

چکن (ابلا اور ریشہ کیا ہوا)–2 کپ

بند گوبھی (باریک کٹی ہوئی)–1 کپ

گاجر (کدوکش کی ہوئی)–½ کپ

شملہ مرچ (باریک کٹی ہوئی)–½ کپ

ہری پیاز (باریک کٹی ہوئی)–½ کپ

سویا سوس–1 کھانے کا چمچ

چلی سوس–1 کھانے کا چمچ

سرکہ–1 کھانے کا چمچ

نمک–حسبِ ذائقہ

کالی مرچ پاؤڈر–½ چائے کا چمچ

تیل–2 کھانے کے چمچ

اسپرنگ رول کے لیے:

اسپرنگ رول پٹیاں–حسبِ ضرورت

میدے کا پیسٹ (چپکانے کے لیے)–2 کھانے کے چمچ میدہ + تھوڑا سا پانی

تیل (تلنے کے لیے)–حسبِ ضرورت

ترکیب:

1. ایک پین میں تیل گرم کریں، اس میں ہری پیاز، گاجر، شملہ مرچ اور بند گوبھی ڈال کر ہلکی آنچ پر بھونیں۔
2. اب اس میں ابلا ہوا چکن، سویا سوس، چلی سوس، سرکہ، نمک اور کالی مرچ شامل کر کے اچھی طرح مکس کریں۔ دو منٹ پکانے کے بعد چولہا بند کر دیں اور مکسچر کو ٹھنڈا ہونے دیں۔
3. اسپرنگ رول پٹی لیں، اس پر چکن کا مکسچر رکھ کر رول کی شکل میں لپیٹیں اور کنارے میدے کے پیسٹ سے چپکا دیں۔
4. ایک کڑاہی میں تیل گرم کریں اور رولز کو سنہری ہونے تک ڈیپ فرائی کریں۔
5. چکن اسپرنگ رولز کو چلی گارلک سوس یا کیچپ کے ساتھ گرم گرم سرو کریں۔

یہ مزیدار اور کرنچی چکن اسپرنگ رولز رمضان کی افطاری میں خاص لطف دیتے ہیں۔